نوحہ

شبیرؑ اکیلے ہیں کمر ٹوٹ چکی ہے
اور لاش جواں سال کی مقتل میں پڑی ہے

شاہ چور ہیں زخموں سے نہیں خون بدن میں
لب چپکے ہوئے اور زباں کانٹوں بھری ہے

شبیرؑ سے اب زین پہ سنبھلا نہیں جاتا
یہ حال ہے اور آخری سجدے کی گھڑی ہے

کہتے ہیں مسلمان کہ مارو اِسے مارو
کوئی نہ رہا جس کا وہ شبیرؑ یہی ہے

شاہؑ جاتے ہیں اصغرؑ کا لہو رُخ پہ لگا کر
اور مادرِ اصغرؑ درِ خیمہ پہ کھڑی ہے

نیزوں سے زمیں ظالموں کیوں کھود رہے ہو
کیا تم کو ضرورت علی اصغرؑ کی پڑی ہے

دل والو ذرا سوچو کہ کیا گزرے گی شاہؑ پر
نیزے کی انی سینۂ اکبرؑ میں گڑی ہے

304 شاہؑ کہتے ہیں اکبرؑ نظر آتا نہیں رستہ
کیا ساتھ غریبی میں نظر چھوڑ گئی ہے

دل تھام کہ کیوں بیٹھ گئی مادرِ اکبرؑ
کیا نوکِ سناں ماں کے کلیجے میں لگی ہے

اے قاصدِ صغراؑ تجھے حسرت ہی رہے گی
شبیرؑ نے اکبرؑ کی ابھی لاش رکھی ہے

یہ تعزیہ داری ہے محبت کی علامت
آنسو نہ نثارؔ آئے تو وہ سنگ دلی ہے